كُنتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ
رسول اللہ ﷺ کی پیدائشی نبوت کے قائلین سے علامہ محمد اشرف سلوی کے
29 سوالات کے جوابات پر مشتمل
تجلیاتِ علمی
فی ردّ نظریاتِ سلوی
حصہ دوم
مفتی محمود حسین شائق ہاشمی
امیر جماعت اہلسنت انٹرنیشنل
ناشر
مکتبہ مخدومیہ
(دربار شریف) سوکیں حافظاں نزد دیول
تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی
Butt

کُنْتُ أَوَّلَ النَّبِیِّیْنَ فِی الْخَلْقِ وَآخِرَھُمْ فِی الْبَعْثِ (الطبرانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی نبوت کے قائلین سے علامہ محمد اشرف سلوی کے

29 سوالات کے جوابات

پر مشتمل

تجلیات علمی فی رد نظریات سلوی

جلد دوم

مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

امیر جماعت اہلسنت انٹرنیشنل

ناشر مکتبہ مخدومیہ (دربار شریف) سوئیں حافظاں نزد بیول تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

0300-9120291

نام کتاب............ تجلیات علمی فی رد تحقیقات سلوی حصہ دوم

تصنیف: .... مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

اشاعت 2012ء

تعداد............ 1100

قیمت............ -/100روپے

مطبع............ مکتبہ مخدومیہ (دربار شریف) سوئیں حافظاں تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

☆☆☆☆☆

ملنے کے پتے

(۱) جامعہ مخدومیہ۔ (دربار شریف سوئیں حافظاں) نزد بیول تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی۔
0300-9120291

(۲) جامعہ اسلامیہ سلطانیہ۔ مرکزی جامع مسجد منگلا کالونی واپڈا۔
0300-5160237

(۳) شاہد برادرز۔ برال منگلا کینٹ۔ 0344-5820132, 0544-639024

(۴) جامعہ قادریہ۔ نزد پیپسی کولا سمندری روڈ فیصل آباد۔ 0300-7614891

(۵) قریشی ہاؤس۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 0300-4186575

(۶) محمد وسیم اکرم نقشبندی بریلوی، گوجر خان 0301-5738038

واقعات، رضاعت میں عدل، شق صدر، چاند کا انگلی کے اشارے سے جھوم جانا، حجر وشجر کا سلام کرنا، بحیرا اور نسطورا کا اعلان کرنا کہ یہ نبی ہیں۔ لہذا اعلان کیلئے مناسب وقت کا انتظار مخلوق میں صلاحیت واستعداد اور شوق و پیار پیدا کرنے کی حکمت کے تحت تھا۔ اور علامہ سلوی اس کو الٹی سوچ کے تحت مہر بلب رہنے سے تعبیر کر رہے ہیں۔ اور اسے شان الٰہی کے خلاف قرار دے رہے ہیں فالی اللہ المشتکی!۔

سوال نمبر 22: محمد اشرف سیالوی عفی عنہ نبی مکرم ﷺ کو عالم ارواح میں بالفعل نبی مانتا ہے اور ولادت پاک سے اعلان نبوت اس روحانی نبوت کے زوال پذیر ہونے یا سلب ہونے کا بھی قائل نہیں۔ بلکہ اس دوران آپ کو بالقوہ نبی مانتا ہے اور چالیس سال کے بعد عملی طور پر بالفعل نبی مانتا ہے۔ جبکہ مخالفین بھی مانتے ہیں کہ چالیس سال آپ ﷺ توحید ورسالت کا اعلان نہیں فرمایا اور تبلیغ نہیں فرمائی تو گویا انہوں نے بھی مان لیا کہ عملی طور پر اور بالفعل مخلوق کیلئے آپ اس عرصہ میں نبی نہیں تھے کیونکہ نبی ہوتا ہی وہ ہے انسان بعثہ اللہ الی الخلق لتبلیغ الاحکام یعنی وہ ہستی جس کو اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کیلئے بھیجے تو پھر فرق کیا رہ گیا؟

ایک فریق بے ادب اور گستاخ دوسرا باادب اور با احترام کیسے بن گیا؟

جبکہ عملی طور پر بالفعل نبی نہ ہونے کی صورت میں تقیہ کا لزوم یا انتظار عصمت کا لزوم نہیں پایا جائیگا۔ عملاً نبی ہونے پر دعوت وتبلیغ کے ترک پر تقیہ کے ارتکاب، یا عصمت کے خاتمہ والا فساد لازم آئے گا۔ تو اندریں صورت کونسا فریق باادب ثابت ہوگا بالفعل نبی ماننے والے یا بالقوہ نبی ماننے والے؟

الجواب بعون اللہ جل جلالہ وبکرم رسول اللہ ﷺ:۔

علامہ سلوی اور اصلی اہل سنت علماء میں فرق

پہلی بات محمد اشرف عالم ارواح میں نبی کریم ﷺ کو ہزاروں بلکہ لاکھوں سالوں میں نبوت سے خالی مانتا ہے بلکہ وہ یہ بھی الزام لگاتا ہے کہ سب علماء بھی ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں (نعوذ باللہ) حالانکہ یہ عقیدہ صرف اور صرف سلوی کا ہے۔ یا ممکن ہے کچھ بدنصیب اور بھی اس کے ساتھ متفق ہوں ملاحظہ فرمائیں تحقیقات صفحہ 22

''اس قدر طویل عرصہ اور دراز زمانہ میں آپ کا نبی نہ بنایا جانا کیا یہ آپ کی کسرِ شان اور آپ کی توہین اور تحقیر، اسائت اور بے ادبی ہے''

صفحہ 79 پر ہی آگے لکھتے ہیں

''اگر عالم ارواح میں تخلیق پانے کے باوجود ہزاروں سال بلکہ لاکھوں سال عطائے نبوت میں تاخیر اور التواء روا اور سراسر حکمت ہے کیونکہ......''

صفحہ 392 پر علامہ سلوی کا ناہنجار بیٹا لکھتا ہے

''لیکن ان مہربانوں کو کون بتائے کہ محدثین کی اکثریت عالم ارواح میں بھی سرکار ﷺ کو بالفعل نبی تسلیم نہیں کرتی''

اب علامہ سلوی بتائیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو عالم ارواح میں بالفعل نبی کیسے مانتے ہیں؟
کیا آپ محدثین کی اکثریت کا فیصلہ قبول نہیں کرتے ہیں؟
اور وجہ بتائیں کہ کیوں قبول نہیں کرتے اور صفحہ 79 پر جو آپ نے خود لکھا ہے
''اس کے بعد آپ کا یہ کہنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو عالم ارواح میں بالفعل نبی مانتا ہوں''

دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے؟

دوسری بات آپ روحانی نبوت کے (بعد از ولادت تا اعلان نبوت) کے زوال پذیر ہونے کے یا سلب ہوجانے کے قائل تو بن چکے ہیں کیونکہ ایک وصف پہلے ''بالفعل'' ہو اس کے بعد وہ ''بالقوۃ'' ہوجائے کا مطلب ہی یہی ہے کہ بالفعل کا عدم کیونکہ بالقوۃ، بالفعل کو مستلزم نہیں البتہ بالفعل، بالقوۃ کو مستلزم ہوتا ہے۔ تو جب بالفعل سے پیچھے چلے گئے اور بالقوۃ کے قائل ہوگئے تو آپ نے بالامکان کا قول کرلیا علامہ صاحب کدھر جارہے ہو؟

آپ پیدائشی نبوت کے قائلین کو ''مخالفین'' کے لفظ سے تعبیر کررہے ہیں حالانکہ کسی زمانہ میں آپ خود بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی نبوت کے قائل تھے لہذا آپ کا شمار منکرین پیدائشی نبوت اور مخالفین پیدائشی نبوت میں ہوگا۔

لتبليغ الاحكام میں لام تعلیلیہ نہیں ہوسکتا کیونکہ جملہ اہلسنت ماتریدیہ اور اشاعرہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے افعال معلل بالاغراض نہیں ہوسکتے۔

نبی کی تعریف ''انسان بعثه الله الى الخلق لتبليغ الاحكام'' یہ تعریف انسانوں کی تیار کردہ ہے جو کہ جامع نہیں ہے کیونکہ اس تعریف کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح میں نبی نہیں ہوسکتے کیونکہ اس وقت انسان کا وجود ہی نہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھے مگر تعریف صادق نہیں آتی لہذا نبی کی تعریف جامع نہیں۔

سیدنا حضرت خضر علیہ السلام جمہور کے نزدیک نبی ہیں مگر تبلیغ احکام نہیں ان پر بھی یہ تعریف صادق نہیں آتی۔ معلوم ہوا کہ یہ تعریف جامع نہیں۔ نیز یہ تعریف محض اعتباری ہے۔

منکر اور قائل میں فرق بیّن اور واضح ہے منکر بے ادب ہے، قائل باادب ہے جو عالم ارواح کی نبوت کو بالفعل نہیں مانتا (مانتا ہے تو چکر سے)

جو پیدائشی نبوت کو بالقوۃ کہہ کر نئی اصطلاح کا موجد بنا ہے اسمیں اور جو آقا کریم کو روز اوّل سے لیکر تا قیام قیامت نبی مانتا ابھی بھی فرق نہیں ہے؟

سوال نمبر 23: محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر آغاز ولادت سے ہی نبی تھے اور اس تقدیر پر آپ کی نبوت بھی سب انبیاء علیہم السلام کو نبوتوں سے افضل واکمل اور ارفع واعلیٰ ہونی ضروری تھی تو علماء اعلام اور اسلاف کرام میں یہ اختلاف کیوں پیدا ہوا کہ نزول وحی سے قبل آپ کس شریعت پر عمل فرماتے تھے؟ حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے نام کیوں لئے گئے؟

اور ان اقوال میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر عمل کو یا اپنی عقل اور فراست کے مطابق عمل کو راجح کیوں قرار دیا گیا؟

کیا اس قدر عظیم المرتبت نبی کے متعلق کوئی مسلمان یہ باور کرسکتا ہے؟ کہ آپ نبی ہوں بلکہ خاتم النبیین ہوں مگر آپ کے پاس اپنی شریعت نہ ہو اور دوسرے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کی شریعت پر عمل پیرا ہوں یا اپنے تقاضائے عقل کے مطابق عمل پیرا ہوں۔ نہ کہ اس وحی الٰہی اور شریعت خداوند کے مطابق جو آپ پر نازل ہوئی ہو؟

الجواب بعون اللہ جل جلالہ وبکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وحی خفی کے مطابق عبادت کیا کرتے تھے

علامہ سلوی صاحب آپ کہتے ہیں ''اگر نبی ہوتے'' ہم کہتے ہیں یقیناً آغاز ولادت سے بلکہ روز ازل سے نبی تھے اور ہیں۔